بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا ماہی صلّ علیٰ میں کچھ بھی نہیں

حضرت ابّا جی رحمتہ اللہ علیہ

انٹرنیٹ ویب سائٹ دیکھیئے

www.geocities.com/hazratabbajee

تحریر:

پروفیسر محمد فائق صدیقی قادری بدایونی

پیش کش

محمد زید صدیقی قادری

جملہ حقوق محفوظ

اشاعت اول	۲۰۰۳ء
تعداد	دوسو ۲۰۰
قیمت	دعائے خیر

فراہم کنندگان

محمد اویس صدیقی، محمد بلال صدیقی

محمد زید صدیقی، محمد شکیب صدیقی

بی ۱۰/۳۰۶ گلبرگ ٹاؤن فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

فون 6365255-6378029

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابّا جی رحمتہ اللہ علیہ

میرا ماہی صل علیٰ میں کچھ بھی نہیں

☆ تعارف

☆ سلسلۂ طریقت

☆ سلسلے میں داخلہ

☆ معمولات سلسلہ

☆ سلسلے کے امتیازات

☆ ختم شریف

☆ سوانح حضرت ابا جیؒ

☆ تصاویر

☆ سیرت وشخصیت

☆ متفرقات

تعارف

☆ **اسم گرامی**

حضرت سیدنا غلام احمد قادریؒ

المعروف بہ ابا جیؒ

☆ **موسس:**

قادری سروری سلسلۂ طریقت

☆ **نسبت:**

حضرت غوث اعظم دستگیرؒ سے نسبت اویسی ہے یہ وہ نسبت ہے جو فصل زمان ومکان کے باوجود براہ راست ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہء طریقت

امتیاز آپ کا قائم کردہ سلسلہ اس لحاظ سے دنیا کے تمام دوسرے سلسلوں سے ممتاز ہے کہ اس کی بنیاد نسبت اویسی پر رکھی گئی ہے ۔ یہ براہ راست فیضان کا سلسلہ ہے۔

خصوصیت اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خانقاہی نظام نہیں ہے پیری مریدی نہیں ہے غلامی براہ راست غوث اعظمؒ کی ہے۔

غلامی اس سلسہ میں نہ کوئی پیر ہے نہ مرید بلکہ یہ سلسلہء غلامی ہے جس میں پیر حضرت غوث پاکؒ ہیں ۔ صاحب اجازت فرد طالب کو حضرت غوث پاکؒ کے دامن سے وابستہ کر دیتا ہے۔

غلام بھائی حضرت اباجیؒ داخل سلسلہ ہونے والے طالب سے فرماتے تھے کہ میں بھی غوث پاکؒ کا غلام ہوں اور تم بھی غلام ہو گئے ۔ اب ہم آپس میں غلام بھائی ہیں۔

لقب حضرت ابا جی نے کبھی اپنے لئے لفظ پیر استعمال نہیں کیا۔ فرماتے

تھے پیر حضرت غوث پاکؒ ہیں۔ مجھے تم ابا جی کہو اور بیٹے کی طرح رہو۔

گدی اور خلافت ابا جی کے سلسلہ میں کوئی خلافت کا تسلسل نہیں ہے۔ آج سے قیامت تک جتنے صاحب اجازت ہوں گے وہ ایک دوسرے کے خلیفہ نہیں ہوں گے بلکہ ان میں سے ہر ایک ابا جیؒ کا خلیفہ ہوگا جیسے خلفائے راشدین میں کوئی ایک دوسرے کا خلیفہ نہیں تھا سب براہ راست خلیفۃ الرسول ﷺ تھے آپ کے سلسلہ میں روایتی گدی اور خلافت نہیں ہے۔

انوکھا پن آپؒ فرماتے تھے میرا سلسلہ دنیا سے انوکھا اور نرالا سلسلہ ہے اس میں جو پیر بنے گا اس پر فیض ختم ہو جائے گا آگے نہیں بڑھے گا۔

فیض آپ فرماتے تھے کہ میرے سلسلے میں پنجتنی قادری فیض ہے اور یہ قیامت تک قائم رہنے والا ہے۔

پہلی صدی کا فیض آپ کا ارشاد تھا کہ میرے سلسلہ میں پہلی صدی جیسا فیض ہے

نہ ایسی انجمن دیکھی نہ جان انجمن دیکھا جسے دیکھا سرور قرب سے اس کو مگن دیکھا
یہاں ذب نبی ﷺ کا اک نرالا ہی چلن دیکھا اویسی سروری نسبت سے فیض پنجتنؒ دیکھا
کہ چودہ سو برس کے بعد بھی وہ ہی نظارہ ہے

غیر تبلیغی ابا جی کا سلسلہ غیر تبلیغی ہے اس میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جن کے مقدر میں سرکارؒ کی غلامی ازل سے لکھدی گئی ہے (تحریر ھٰذا تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ معلومات کے لئے اور محفوظ کرنے کے لئے انٹرنیٹ پر''اپ لوڈ'' کی گئی ہے)

سلسلہ میں داخلہ

صاحب اجازت طالب کو داخل سلسلہ کرنے کا اختیار سلسلہ کے کسی صاحب اجازت شخص کو ہوتا ہے۔

ذریعۂ اجازت اپنی حیات ظاہرہ میں تو کسی طالب کو داخل سلسلہ کرنے کی اجازت خود حضرت ابا جیؒ مرحمت فرماتے تھے اب یہ اجازت خواب، مراقبہ، مکاشفہ یا کسی صاحب اجازت کی معرفت عطا کی جاتی ہے۔

صاحب اجازت کا منصب صاحب اجازت اپنے آپ کو سرکارؒ کا غلام کہتا ہے اور آنے والا اس کا غلام بھائی ہوتا ہے۔ نہ وہ خود مراد ہوتا ہے نہ آنے والا''مرید'' ہوتا ہے وہ طالب کو سرکارؒ سے واصل کر دیتا ہے اور اگر طالب اہل ہے تو اسے حسب استطاعت سلوک کی منازل طے کراتا ہے۔

نوافل داخلہ طالب کو رسمی طور سے داخل سلسلہ کرنے کے لئے''دو رکعات نفل''

پڑھائی جاتی ہیں۔ بعد نفل طالب غلامی کا اقرار کرتا ہے۔

قبل از نوافل

سلسلے میں داخل کرنے سے قبل صاحب اجازت بالعموم طالب سے سوالاکھ مرتبہ درود شریف پڑھواتا ہے اور اگر ضروری سمجھے تو سوا لاکھ مرتبہ کلمہء طیبہ، استغفار، اور لاحول بھی پڑھواتا ہے جن کی قسمت میں غلامی نہیں ہے وہ ان اوراد کے درمیان ہی راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔

استثناء

بعض لوگ ایسے خوش نصیب اور صاف دل اور مائل بہ دین ہوتے ہیں کہ ان کے قلوب پہلے سے ہی پاک صاف ہوتے ہیں۔ انہیں ان اوراد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یا مقررہ تعداد سے کم پڑھنے پر ہی انہیں منظور کروادیا جاتا ہے

نعمت کا حصہ

جب کوئی شخص داخل سلسلہ ہوتا ہے تو اسے سرکارؒ کی طرف سے باطنی نعمت جو اس کا حصہ ہوتی ہے سرکارؒ کی مرضی کے مطابق عطا کردی جاتی ہے۔ کبھی اس کا ظہور فوراً دوران سجدہ ہی ہوجاتا ہے۔ کبھی بعد میں ہوتا ہے اور کبھی ہمیشہ کے لئے باطن میں رہتا ہے۔

عطائے سرکارؒ

طالب کو داخل سلسلہ ہونے کے ساتھ اسم " اللہ " عطا کردیا جاتا ہے۔ سرکارؒ اپنی انگشت مبارک سے طالب کے قلب پر " اسم اللہ" لکھ دیتے ہیں۔ بعض کو 'سلطان الاذکار' عطا ہوتا ہے یعنی اس

کے چھ لطائف جاری کردیئے جاتے ہیں جو " الله الله " کا ذکر کرتے ہیں۔ ''لطیفہ نفس'' بند کردیا جاتا ہے۔ بعض کو ''آنکھ'' یعنی چشم باطن'' بھی عطا کردی جاتی ہے اور اسے آنکھ بند کرکے وہ سب کچھ نظر آنے لگتا ہے جو کھلی آنکھ سے نظر نہیں آتا جنھیں آنکھ نہیں دی جاتی ان کے معاملاتی خواب شروع ہو جاتے ہیں۔

معمولات سلسلہ

ورد سلسلہ کے ''اوراد'' بہت آسان ہیں ایک جملہ جو حضرت ابا جی کا ''ورد'' تھا اور سلسلہ کے تمام افراد کے ورد زباں ہے حسب ذیل ہے

میرا ماهی صل علیٰ میں کچھ بھی نہیں

اس میں سرکار دو عالم ﷺ کی اثبات اور اپنے نفس ''میں'' کی نفی کی گئی ہے

نوافل مغرب سلسلہ کے معمولات میں دو رکعات نوافل بعد مغرب روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور بعد نماز مراقبہ میں بیٹھتے ہیں یہ عمل انفرادی یا اجتماعی دونوں شکلوں میں روا ہے۔

کثرت درود ویسے تو قادری سلسلہ میں ہر جگہ درود شریف کثرت سے پڑھا جاتا ہے مگر ابا جیؒ کے سلسلہ میں اس کی تاکید ہے یہ وہ عبادت ہے جو کبھی

''رد'' نہیں ہوتی بالعموم یہ درود پڑھتے ہیں۔

الھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمدؐ و علیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و اصحاب سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم منبع العلم و الحلم و الحکم و بارک وسلم .

درود و تاج شریف

درود تاج شریف پر تصرف حضرت اباجیؒ کو سرکارؐ کی جانب سے عطا کیا گیا ہے اور حضرت اباجیؒ نے فرمایا جہاں کہیں بھی دنیا میں درود تاج پڑھا جا رہا ہے اور جو پڑھ رہا ہے اسے میرا فیض پہنچ رہا ہے۔

نورِ خدا خود جلوہ فشاں ہے
اباجی کا فیض وہاں ہے
ورد درود تاج جہاں ہے
ذرّہ ذرّہ نغمہ کناں ہے
میرا ماہی صل علیٰ میں کچھ بھی نہیں

اہلِ سلسلہ بعد فجر سات مرتبہ اور بعد عشاء گیارہ مرتبہ درود تاج شریف پڑھتے ہیں۔

سرکارؒ کے اسماء

بعد مغرب یا بعد عشاء باوضو سرکارؒ کے اسماء کا ورد موجب برکات و حاجت روائی ہوتا ہے ''یا حضرت قطب ربانی، محبوب سبحانی، غوث صمدانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ''شیاءً للہ''

قصیدہء غوثیہ ویسے تو تمام ہی اوراد باوضو ہوتے ہیں مگر قصیدہ خاص کر باوضو پڑھا جاتا ہے۔

شب بیداری ابا جی کے سلسلے کے معمولات میں پندرہ شعبان کی شب بیداری بھی شامل ہے۔اس شب غلام بھائی قادری منزل پر جمع ہوتے ہیں عشاء بعد نوافل پڑھنی شروع کرتے ہیں ہر شخص سو نوافل ہر رکعت دس مرتبہ سورہء اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے۔ بعد فجر ابا جیؒ کے مزار شریف پر حاضری دے کر لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

سلسلے کے امتیازات

☆ ابا جیؒ کے سلسلے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے آپ نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ حضرت غوث پاکؒ کا حکم ہوا کہ جو نعمت آپ کو دی گئی ہے اسے عام کریں اور لوگوں کو راہ محمدی ﷺ کی طرف بلائیں۔ جب ابّا جی نے کہا کہ یا سیدی یہ میرے بس کی بات نہیں ہے تو غوث پاکؒ نے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔

☆ ابا جیؒ نے سرکار غوث پاکؒ سے وعدہ لیا کہ سلسلے کے کسی فرد پر راہ سلوک کی افتاد اور سختیاں نہیں پڑیں گی اور وہ راہ کی آزمائشوں سے محفوظ رہے گا۔

☆ حضرت ابا جیؒ نے یہ بھی منظوری لی کہ سلسلہ کا کوئی فرد مجذوب نہیں ہوگا اور اس کا ذہن ماؤف نہیں ہوگا۔

☆ حضرت ابا جی نے سرکارؒ سے یہ بھی اجازت لی کہ ہر فرد سلسلہ ایک عام مسلمان کی حیثیت سے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ زندگی گزارے گا تارک الدنیا نہیں ہوگا۔ ابا جیؒ نے فرمایا کہ سلسلہ میں فیض دنیا اور فیض دین ساتھ ساتھ ہیں۔

انوکھا سلسلہ تیرا انوکھی بات ہے آقا
تیرے در کی غلامی دین کی سوغات ہے آقا
جہان معرفت میں تیری تنہا ذات ہے آقا
کہ جس کے در پہ فیض دین و دنیا ساتھ ہے آقا
تری اس شان یکتائی پہ دنیا کو ہے حیرانی
کرم یا ابا جیؒ یا شمع بزم شاہ جیلانی

ختم شریف

مرکز مرکزی ختم شریف ہر جمعرات کو بعد مغرب اور چاند کی دس تاریخ کو قبل از مغرب قادری منزل رنچھوڑ لائن کراچی میں پڑھا جاتا ہے دس تاریخ کو قرآن حکیم کا اور جمعرات کو یسین شریف کا ختم ہوتا ہے بعد ختم لنگر تقسیم ہوتا ہے۔

نگراں قادری منزل پر سلسلہ کے نگراں حضرت ابا جیؒ کے صاحبزادے چوہدری عبدالقادر مدظلہ العالی المعروف بہ قادر بھائی جان ہیں، جو ختم

شریف پڑھتے ہیں۔

بھائی جان
حضرت اباجیؒ کے صاحبزادے قادر بھائی جان انتہائی نیک نفس غلاموں کے دعا گو اور خیر خواہ غلاموں کے رنج وغم میں شریک اور قادری منزل پر آنے والوں کے خدمت گذار ایک خداترس بزرگ ہیں۔

ختم شریف کا طریقہ
ختم شریف میں پہلے تین مرتبہ درود شریف آٹھ مرتبہ سورہ ء فاتحہ، گیارہ مرتبہ سورہ ء اخلاص پھر تین مرتبہ درود شریف اور آخر میں درود تاج شریف پڑھا جاتا ہے۔

دعائیں
ختم شریف کے بعد دعا ہوتی ہے۔ جس میں سلسلہ کے دوام، غلامی کے قیام اور غلاموں پہ لطف و کرم مشکل کشائی اور حاجت روائی کی دعائیں کی جاتی ہیں۔

التجائیہ
دعاؤں کے آخر میں حضرت غوث اعظمؒ سے التجا کی جاتی ہے۔

امداد کن امداد کن

از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن
یاغوث الاعظمؒ دستگیر

انفرادی ختم شریف — مرکزی ختم شریف کے علاوہ اور بھی غلام بھائی جو قادری منزل پر شرکت نہیں کر سکتے اپنے اپنے طور پر بھی انفرادی یا اجتماعی ختم شریف پڑھتے ہیں مگر مرکزی حیثیت قادری منزل کے ختم شریف کی ہی ہے۔

سوانح حضرت اباجیؒ

ولادت — ۱۸۸۹ء مطابق ۱۳۰۸ھ کے لگ بھگ ہے تاریخ ولادت مذکور نہیں ہے۔

جائے ولادت — آپ کی جائے ولادت ریاست کپورتھلہ مشرقی پنجاب بھارت ہے۔

والد کا اسم گرامی — خیر یتی بخشؒ ہے آپ کے آباو اجداد بیکانیر سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے آپ ایک چھوٹے زمیندار اور راجہ کپورتھلہ کے توشہ خانے کے مہتمم تھے۔

بچپن اور جوانی — بچپن اور نوجوانی کا زمانہ کپورتھلہ میں ہی گذارا۔ بچپن میں آپ کے کھیل کے ساتھیوں میں ایک لڑکا آپ کا قریبی ساتھی رہتا تھا بعد میں پتہ چلا کہ اس لڑکے کی شکل میں حضرت غوثؒ پاک تشریف لاتے تھے۔

شادی

جب آپ کی عمر ۲۱ سال کی تھی اس وقت آپ کی شادی کپورتھلہ کے ایک بزرگ حضرت عبدالرحمانؒ کی صاحبزادی رحیم بی بی سے ہوئی۔ مرتضی شفیع صاحب مرحوم نے مجھے بتایا کہ اباجیؒ نے ان سے کہا کہ ''پتر جب میری شادی ہوئی تو میں بیچ دریا میں ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر ایک چلہ کر رہا تھا۔ شادی کی پہلی رات میں بیچ دریا میں کھڑا تھا اور تیری ماں جی دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی میرا انتظار کر رہی تھی'' ایسے ہی متعدد واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا بچپن اور جوانی بھی ''یادخدا'' اور ریاضت ومجاہدات میں گذری ہے۔

اولاد

آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھیں اور ان کے ماشاء اللہ بیٹے اور بیٹیاں سب شادوآباد ہیں اندرون وبیرون ملک دنیاوی ودینوی لحاظ سے کامیاب زندگی گذار رہے ہیں ان میں آپ کے صاحبزادے چوہدری عبدالقادر صاحب جن کا پہلے تذکرہ آچکا ہے اباجیؒ کے ہمنوا و ہم عقیدہ فرمانبردار اور غلاموں کے دعا گو اور خدمت گذار ہیں انہوں نے مخدوم کے بجائے خادم بننا پسند فرمایا ہے جسے وہ اپنے لئے اعزاز جانتے ہیں۔

ایک پوتے

اباجیؒ کے ایک پوتے اور چوہدری عبدالقادر صاحب کے فرزند حضرت اباجیؒ کے بہت مقرب اور محبوب رہے ہیں ان کا نام چوہدری

عبدالرؤف ہے اور روفی بھائی کہلاتے ہیں حضرت اباجیؒ بھی انہیں روفی کہتے تھے ان کی دینی عظمت وحشمت کیلئے اباجیؒ نے بہت پیشن گوئیاں کی تھیں اہل سلسلہ کو ان سے بڑی توقعات اور وابستگیاں ہیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ وہ حضرت اباجیؒ کی جوانی کی تصویر ہیں۔

ملازمت اور ذریعہء معاش

حضرت اباجیؒ کی دنیاوی تعلیم اس زمانے کے رواج کے مطابق مڈل تک تھی۔ آپ نے کپورتھلہ میں پٹواری کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں۔ خراب معاشی حالات میں ایک ٹھیلے پر شربت بیچ کر پیاسوں کی سیرابی بھی کی ہے اور حلال کمایا ہے۔

قیام بغداد

حضرت اباجیؒ کے ایک برادر نسبتی بغداد شریف میں برسر کار تھے ان کی وساطت سے آپ کو بغداد کے محکمہء ریلوے میں ایک کلرک کی حیثیت سے ملازمت مل گئی چنانچہ جوانی میں آپ کا قیام بغداد شریف میں رہا۔

دوران قیام

آپ ہر جمعہ کو سرکار غوث پاکؒ کے روضہ پر حاضری دیتے اور دیر تک قیام کر کے مزار شریف کے پاس بیٹھ کر ذکر الہیٰ کرتے۔

دیدار غوث پاکؒ

ایک بار آپ روضہء اطہر پر آنکھ بند کئے بیٹھے تھے کہ حضرت غوث اعظمؒ کا دیدار ہوا اور آپ نے تعارفاً فرمایا ''میں ہی غوث اعظمؒ ہوں'' یہ سن کر اباجیؒ نے عالم حیرت میں آنکھ کھول دی مگر آنکھ کھلنے

کے بعد بھی وہ ہی نظارہ قائم رہا حضرت غوث پاکؒ کی آنکھ سے آنکھ ملی اور سرکارؒ نے حضرت ابا جیؒ کو بے حساب نعمتوں سے سرفراز فرمایا

قیام سلسلہ

ایک دن حضرت غوث پاکؒ نے حضرت ابا جیؒ سے فرمایا کہ جو نعمت آپ کو دی گئی ہے اسے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں اور لوگوں کو راہ محمدی ﷺ کی طرف بلائیں۔ جب ابا جیؒ نے از روئے انکساری اس کام سے معذوری پیش کی تو حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا کہ آپ کام شروع کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اس طرح قادری سروری سلسلہ کی بنیاد پڑی اور ابا جیؒ نے کپورتھلہ سے اپنے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔

ہجرت

۱۹۴۷ء میں جب کپورتھلہ میں مسلم کش فسادات پھوٹ پڑے تو ابا جیؒ نے اتباع محمدی ﷺ میں ہجرت فرمائی۔

پاکستان آمد

حضرت ابا جیؒ سب سے پہلے لاہور تشریف لائے پھر گوجرانوالہ میں کچھ دن قیام کیا اس کے بعد کراچی تشریف لائے یہاں کثیر تعداد میں غلام بھائی شریک سلسلہ ہوئے۔

آخری بیماری

کراچی میں ایک مرتبہ جب حضرت ابا جیؒ ایک بیماری سے صحت یاب ہوئے تو فرمایا '' مجھے سرکارؒ نے بتایا ہے کہ اب کبھی بیمار نہیں

پڑوں گا'' بظاہر یہ بڑی خوشی کی خبر تھی مگر سمجھنے والوں کو آپ نے درپردہ یہ بتایا تھا کہ سفرِ آخرت قریب ہے

پیشن گوئی ایک مرتبہ حضرت اباجیؒ نے فرمایا کہ وقت آخر جب ڈاکٹر نبض پر ہاتھ رکھے گا تو اسی چل دیں گے یہ سن کر محبین نے سوچا کہ ہم ڈاکٹر کو لائیں گے ہی نہیں مگر جب وقت آیا تو سب کے ذہن زیرِ تصرف تھے چنانچہ ڈاکٹر آیا۔ حضرت اباجیؒ نے اپنا حقہ الگ کیا۔ سرہانے سے تکیہ نکالا منہ سے بتیسی نکال کر الگ رکھی۔ ہاتھ بڑھایا اور فرمایا لو جی ڈاکٹر صاحب نبض دیکھو۔ ڈاکٹر نے نبض پر ہاتھ رکھا اور آپ نے زور سے ''حق'' کہا ڈاکٹر بولا یہ بادشاہ لوگ تھے گذر گئے۔

فردا و دی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا
تم کیا گئے کہ سب پہ قیامت گذر گئی

تاریخ وفات آپ نے ۲۳ ذی قعد ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۴ء بتاریخ ۶ اپریل بروز منگل سفرِ آخرت اختیار کیا۔

مزار شریف آپ کا مزار شریف پنجابی قبرستان ریکسر لائن کراچی میں ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں جو جگہ پسند فرمائی تھی وہیں آپ کی تدفین ہوئی۔ مزار شریف چھوٹا مگر خوب صورت ہے جسے اباجیؒ کے غلاموں نے ہی

تعمیر کیا ہے۔ اس کی منصوبہ بندی اور مزدوری اور راج گیری سب غلاموں نے خود کی ہے۔

عرس شریف سال میں آپ کے دو عرس ہوتے ہیں کچھ عقیدت مند ۱۶ اپریل کو اور کچھ ۲۳ ذیقعد کو چادر چڑھاتے ہیں۔ قرآن خوانی ہوتی ہے ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور لنگر تقسیم ہوتا ہے۔

مناقب راقم الحروف نے حضرت اباجیؒ کی شان میں گیارہ منقبتیں تحریر کی ہیں جنھیں عرس شریف کے موقع پر پیش کرنے اور پڑھنے کا شرف اس غلام کو حاصل ہے۔

ماں جیؒ حضرت اباجیؒ کے وصال کے بعد ماں جی کئی سال تک حیات رہیں جو غلاموں کو ماں کی سی سچی شفقت اور محبت دیتی تھیں غلاموں کے لئے دعا گو اور سرکارؐ کی مدح و مناقب میں مصروف رہتی تھیں بعد وصال آپ کو اباجیؒ کی بائیں سمت دفن کیا گیا ہے آپ کا مزار بھی اسی گنبد کے اندر ہے۔ جہاں اباجیؒ آرام فرما رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆

حضرت ابّا جی رحمتہ اللہ علیہ

انہی کی ذات اقدس مظہر اوج فقیری ہے   عجب انداز محبوبی ہے شان بے نظیری ہے
وہ ان کا سلسلہ جس میں مریدی ہے نہ پیری ہے   غلامی ہے' محبت ہے' کرم ہے' دستگیری ہے

بہار شاخ طوبیٰ ہے سرور موج کوثر ہے
مرے سرکار غوث پاکؒ کے محبوبؒ کا در ہے

(فائق)

حضرت ابّاجی رحمتہ اللہ علیہ

یہی ہیں جو طوفاں کو ساحل بنادیں   جو آسان ہر ایک مشکل بنادیں
نظر کو نظر دل کو جو دل بنادیں   جو ناقص سے ناقص کو کامل بنادیں
مرے اباجیؒ ہیں مرے اباجیؒ ہیں

(فائق)

حضرت اباؒ جی رحمتہ اللہ علیہ

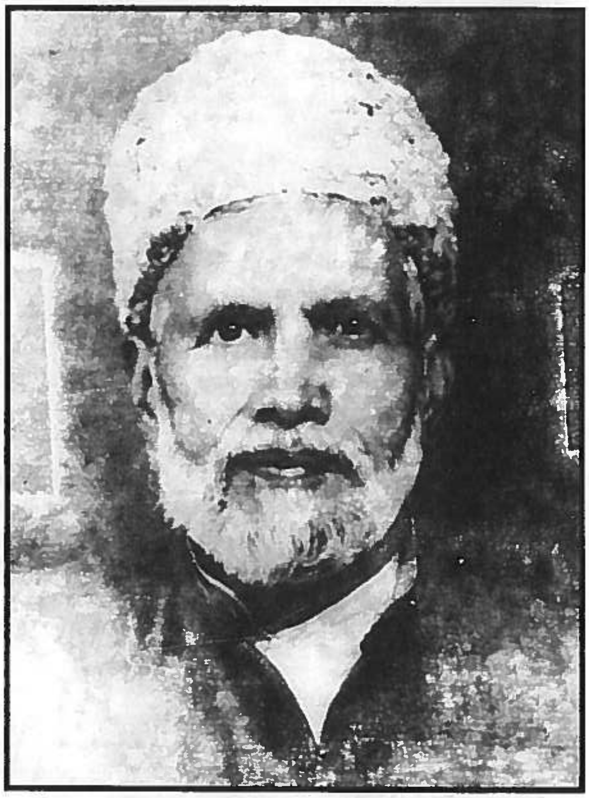

یہی جود و فضل و کرم کا خزانہ　　یہی نازش محفل عارفانہ
اگر چاہیں یہ کھل کے جلوہ دکھانا　　کہے ساری خلقت پکارے زمانہ
مرے اباجیؒ ہیں مرے اباجیؒ ہیں

(فائق)

حضرت ابّاجی رحمتہ اللہ علیہ

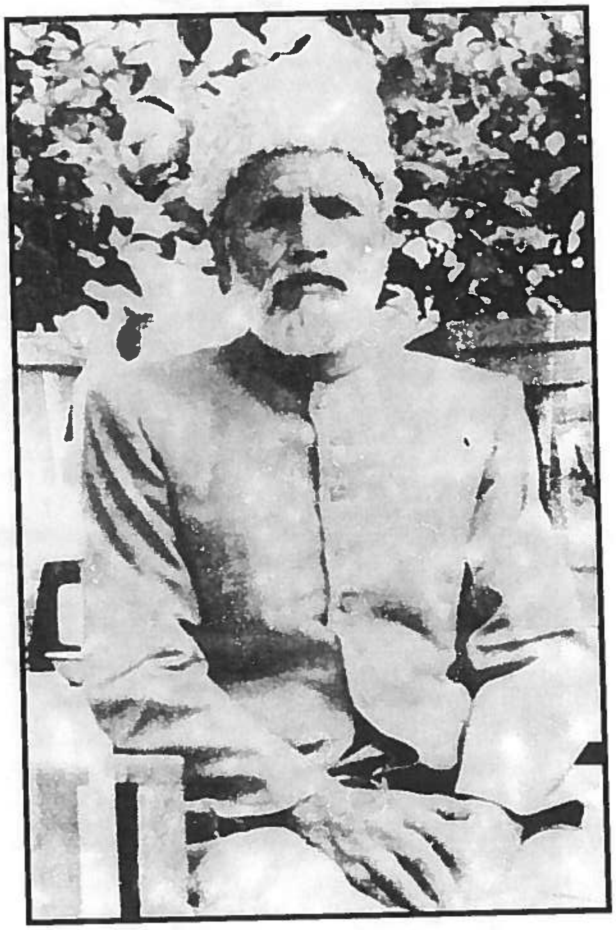

مصیبت میں مشکل میں یہ ہیں سہارا انہی کے کرم سے ہے اپنا گذارا
نظر جو عطا ہو تو دیکھو نظارا جہاں بھی پکارو وہیں جلوہ آرا
مرے اباجیؒ ہیں مرے اباجیؒ ہیں

(فائقؔ)

حضرت ابّا جیؒ کی سیرت و شخصیت

- ☆ آپ کی شخصیت قد آور اور جسیم تھی۔ دیکھنے والا سامنے آ کر مرعوب ہو جاتا
- ☆ آپ کی آنکھوں میں چمک اور روشنی تھی پیشانی بھی چمکدار تھی
- ☆ مزاجاً خاموش اور کم گو تھے
- ☆ گفتگو زبان سے نہیں دل سے دل تک ہوتی تھی
- ☆ شریعت مطہرّہ کے پابند تھے
- ☆ خانقاہیت سے گریز کرتے تھے۔
- ☆ دست بوسی یا قدم بوسی کی کبھی کسی کو اجازت نہیں دی۔
- ☆ کبھی نذرانے قبول نہیں فرمائے
- ☆ اپنے لئے کبھی کوئی مسند نہیں بنوائی
- ☆ عام غلاموں کی طرح خود بھی ساتھ بیٹھتے تھے
- ☆ غلاموں سے حد درجہ شفقت فرماتے تھے
- ☆ اولیاء و بزرگان دین کا بے حد احترام کرتے تھے
- ☆ فرماتے جو بھی اللہ والا ملے اس کی خاک پا ہو جاؤ
- ☆ فرماتے تھے مجھ سے محبت کرو وہی اللہ کو جائے گی
- ☆ فرماتے تھے سرکارؐ کے علاوہ کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔
- ☆ اپنی نفی کرنے میں بے مثال تھے
- ☆ ختم شریف کے بعد غلاموں سے فرماتے ''نان کہ خوردی خانہ برو''

☆ غلاموں سے کہتے اپنے بیوی بچوں میں خوش رہو سرکارؐ کو یاد رکھو اور خلاف اسلام ہر کام سے دور رہو۔

☆ داڑھی رکھنے کی چھوٹ دی ہوئی تھی فرماتے تھے ''صورت کافراں کرتوت مومناں''، مگر خود پابند شریعت تھے

متفرقات

فرمودۂ غوث پاکؒ حضرت غوث پاکؒ نے بارہا مراقبوں اور مکاشفوں میں اباجیؒ کے لئے فرمایا کہ یہ اور ہم ایک ہیں۔

فرمودۂ اولیاءؒ بہت سے اولیائے کرام نے (مراقبوں میں) فرمایا کہ اگر ہم اباجیؒ کے دور میں ہوتے تو ان کی محفلوں میں بیٹھتے۔ وہ خوش نصیب ہیں جنھیں یہ محفلیں نصیب ہوئیں۔

مقربین حضرت اباجیؒ نے کس کس کو کیسی قربت عطا کی ہے یہ تو باطن کا بھید ہے مگر درج ذیل اعزازات عالم ظاہر کے ہیں۔

قادر بھائی جان اباجیؒ کے خلف اور ان کے لاڈلے اور فرماں بردار بیٹے کو حضرت اباجیؒ سے جو قرب حاصل تھا وہ بے مثال ہے۔

سید شبیر علی قادریؒ حضرت اباجیؒ سے بہت قریب تھے انہیں حضرت اباجیؒ نے عاشق کے درجہ پر فائز کیا تھا۔ آپ غوث پاکؒ کی اولاد تھے

حضرت نظام الدین قادریؒ	آپ کو حضرت اباجیؒ کی محبوبیت عطا کی گئی تھی سید شبیر علی قادری نے آپ کو اعلیٰ حضرت کہا اور پھر یہ ہی آپ کا لقب ہو گیا۔
حضرت محمد علیؒ	آپ کی پرورش اباجیؒ نے کی تھی اور فقیری کے اعلیٰ درجہ پر فائز کیا تھا۔
سید باسط علی جعفریؒ	اباجیؒ نے آپ کو دوست کہا تھا اور اپنی شیروانی اور ٹوپی عطا کی تھی۔ ٹوپی عطا کرتے وقت فرمایا تھا ''تاج وہ گیا۔وہ گیا۔''
چودھری عبدالرؤف	آپ کو اہل سلسلہ روفی بھائی کہتے ہیں آپ قادر بھائی جان کے بیٹے اور اباجیؒ کے لاڈلے پوتے ہیں۔
بوٹا مستریؒ	کپورتھلہ کے قیام کے دوران بوٹا مستری نام کے ایک بزرگ کو آپ کی شفقت اور قرب نصیب رہا ہے۔
فیض اور کرامات	آپ کا فیض اور کرامات بے حساب ہیں جن کا بیان یہاں ممکن نہیں ہے۔

وما علینا الاالبلاغ والسلام علیٰ سید المرسلینؐ

☆☆☆

سلام

(محبوب غوث اعظم سیدی حضرت اباجیؒ کے حضور)

بات ہے یہ رمز کی ممکن نہیں اس میں کلام
ایک جلوہ اک حقیقت اور اس کے اتنے نام
حمدِ رب نعتِ نبی ﷺ مدحِ شہٖ عالی مقام
یہ ہجوم جلوہِ حق اور یہ ادنیٰ غلام
المدد یا اباجیؒ یا صاحبِ جود و کرام
السلام اے تاجدارِ بزم عرفاں السلام

جام جن کے بادۂ عرفان سے معمور ہیں
مدح والا وہ کریں جو صاحبِ مقدور ہیں
ہم کو عجزِ بیاں ہے اس لئے معذور ہیں
ہم کلیم بے زباں ہیں آپ شمع طور ہیں
ہاں بس اتنا عرض کردیں ہو اگر اذانِ کلام
السلام اے تاجدار بزم عرفاں السلام

آپ ہی فی احسن تقویم کی تعبیر ہیں
معنی و الفجر ہیں وہ النور کی تفسیر ہیں
مظہر نور خدا ہیں صاحب تنویر ہیں
اور غلاموں کے لئے تو کاتبِ تقدیر ہیں
ورنہ یہ تقدیر کب تھی خود کو ہم کہتے غلام
السّلام اے تاجدارِ بزم عرفاں السّلام

کیا نرالی شان ہے کیا عظمتِ یکتائی ہے
جس کے شیدا آپ ہیں وہ آپ کا شیدائی ہے
کون سمجھے گا حقیقت اور کس نے پائی ہے
معتبر شاہد ہے جس سے یہ شہادت آئی ہے
آپ کے نقش کف پا میں نہاں سارے مقام
السّلام اے تاجدارِ بزمِ عرفان السّلام

ہیں انوکھے آپ کی چشمِ کرم کے زاویئے
کتنے کالی جام تھے جو اک نظر میں بھر دیئے
معنی '' الفقرو فخری'' آپ نے واضح کیئے
تاج فقرِ رحمت اللعالمین سر پر لئے
محفل روحانیاں میں نائب خیر الانام
السّلام اے تاجدار بزم عرفاں السّلام

حاملِ سرّ الٰہی محرمِ راز خدا
باطناً اصل حقیقت اور ظاہر ہیں جدا
شان یکتائی ہجوم جلوہ میں ثابت شدہ
پر تو بدر الدجی صدر العلیٰ نور الہدیٰ
رونق بغداد و طیبہ زینت بیت الحروم
السّلام اے تاجدارِ بزمِ عرفاں السّلام

آپ ہی کے جلووں سے یہ بام و درضوبار ہیں
روشنی ہی روشنی انوار ہی انوار ہیں
اس ادا سے جلوہ فرما برسردربار ہیں
مسند محبوبیت پر جس طرح سرکار ﷺ ہیں
سب وہی رنگ تجلی اور وہی جلوے تمام
السّلام اے تاجدارِ بزمِ عرفان السّلام

آپ کی چشم کرم سے آپ کی تلقین سے
دامنِ دل ہے مزین اک نئی تزین سے
رشتۂ محکم دیا ہم کو نظام دین سے
ہوگئی وابستگی اس دامن رنگین سے
اب غلامی کو عطا کردیجئے رنگ دوام
السّلام اے تاجدارِ بزمِ عرفاں السّلام

رابطِ قلب و جاں رہے پیہم شہِ ابرار سے
بی کسوں کا سلسلہ قائم رہے سرکار ﷺ سے
چشم باطن کو جلا ملتی رہے دیدار سے
حشر تک بٹتا رہ صدقہ یونہی دربار سے
فیض پیہم تا ابد پاتے رہیں سارے غلام
السّلام اے تاجدارِ بزم عرفاں السّلام

اک نگاہ بندہ پرور اک عطائے بے مثال
یا محبِ خاصِ محبوبِ خدائے لایزال
آپ پر روشن ہے آقا جو غلاموں کا ہے حال
ایک ہی سب کی دعا ہے ایک ہی سب کا سوال
ازرہِ لطف و کرم دیجئے غلامی کو قیام
السّلام اے تاجدارِ بزمِ عرفاں السّلام

کیجئے چشم کرم ربُ العلیٰ کے واسطے
رحمتِ کل حضرتِ خیر الوریٰ کے واسطے
پنجتن کی اور ان کے مہ لقا کے واسطے
یعنی حق دار رکاب مصطفےٰ کے واسطے
کیجئے چشم کرم یا صاحبِ فیضِ دوام
السّلام اے تاجدارِ بزم عرفاں السّلام

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

نہایت دل سوزی کے ساتھ ترقیم ہے کہ مورخہ ۳ جمادی الثانی بروز ہفتہ ۱۴۲۴ھ مطابق ۲ اگست ۲۰۰۳ء حضرت ابا جیؒ کے فرزند ارجمند حضرت چوہدری عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ کے مرکزی سربراہ تھے اس دارفانی کو خیرباد کہہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انکے مراتب و مدارج بلند فرمائے۔ آمین

سوگواران

(غلامانِ غوث الاعظمؒ)

☆☆☆

قبر مطہر حضرت اباّ جی رحمتہ اللہ علیہ

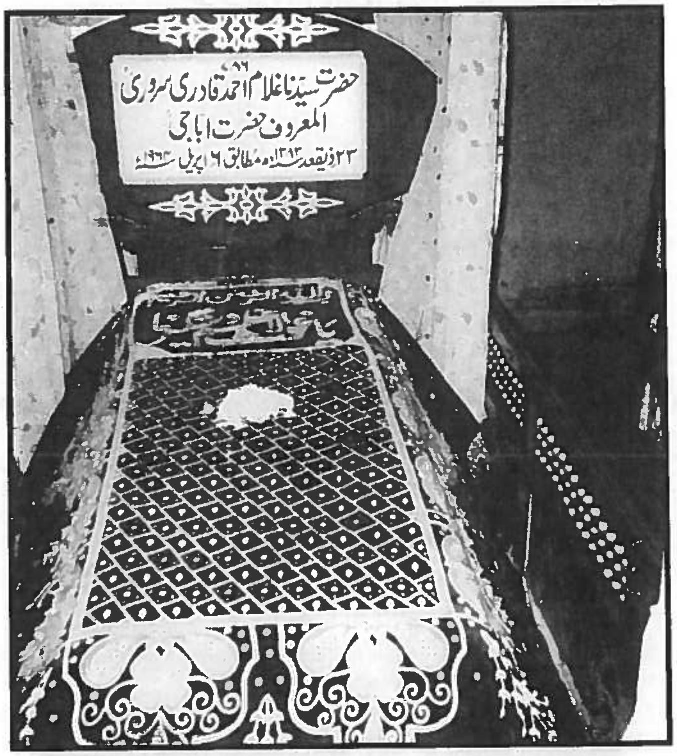

کسی سے کیا کہیں اس خاک کو حاصل جو عظمت ہے
کہ اس پردے کے پیچھے جلوۂ مہر ولایت ہے

(فائق)

روضۂ اقدس

محبوب غوث اعظمؒ حضرت غلام احمد قادری سروریؒ

المعروف

حضرت اباّ جی رحمتہ اللہ علیہ

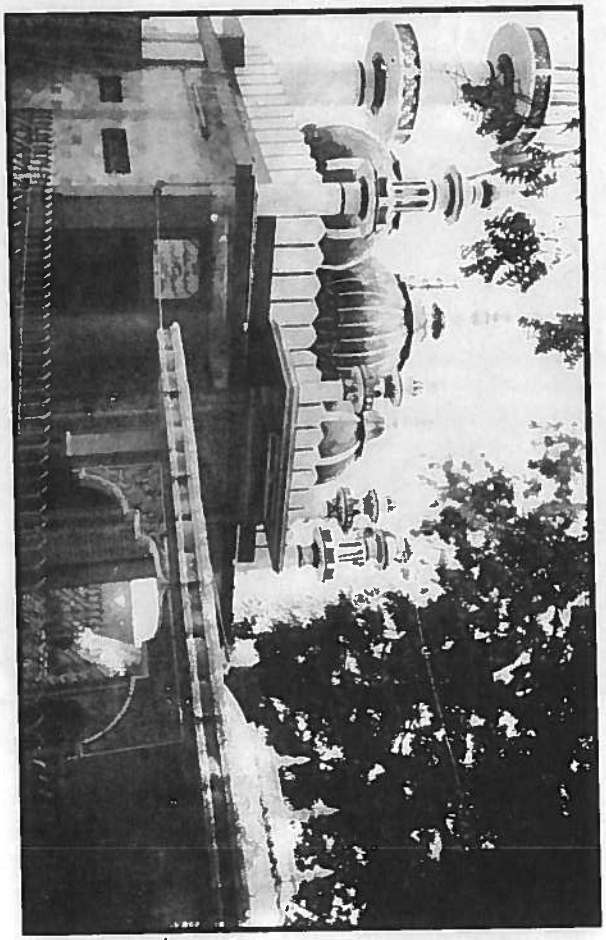

یہ وہ در ہے جہاں سے دولت کونین ملتی ہے

یہاں جو سر جھکاتے ہیں وہ سرافراز ہوتے ہیں

(فائق)